[redacted]

مغرب میں اسلام کی طرف بڑھتا ہوا رجحان

سید عرفان اللہ شاہ ہاشمی

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اسلام محبت، رواداری، مساوات وانکساری اور اعتدال کا مذہب ہے، جس سے ہر انسان بخوبی آگاہ ہے۔ مسلمانوں کا عالمی سطح پر نوسو سال طویل حکمرانی اور پیارے نبی کریم (ﷺ) اور خلافت راشدہ کا دور پوری انسانیت کے لئے سنہری دور تھا۔ اسلام دین فطرت ہے یہی وجہ ہے کہ دین اسلام میں دیگر ادیان کی بہ نسبت سب سے زیادہ انسانیت کی خدمت کی پاسداری موجود ہے اور دیگر معاشروں کی بہ نسبت اسلامی معاشرے میں سب سے زیادہ عزت ونفس کا تحفظ موجود ہے۔ یہی حقیقی وعالمی اسلامی معاشرے کا پیمانہ ہے جس سے پوری انسانیت مستفید ہوئی اور قیامت تک انشاء اللہ ہوتی رہے گی۔ اسلامی معاشرہ کے اسلامی اصولوں پر چل کر اسلام کو ضابطۂ حیات بنانا انسانی حقوق کے تحفظ اور معاشرتی انصاف کے لئے کلیدی کردار ادا کرتا رہتا ہے۔ مذہب اسلام کے حوالے سے دیگر تمام کردار واحساسات جو دیگر ادیان میں مروج ہیں، منفی اور غیر محکم کے زمرے میں آتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے نائن الیون کے بعد دنیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کو تنقید کا نشانہ بنانے کا پروگرام زور وشور سے جاری ہے۔ امریکہ اور دیگر مذہبی ممالک نے اسلام کے خلاف ایک متحدہ بلاک کی صورت میں اسلام پر سرحدی اور نظریاتی حملوں کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

افغانستان اور پھر عراق میں بغیر کسی جواز کے شب خون مارنا، ہزاروں مسلمانوں کو بے دردی کے ساتھ شہید کرنا، لاکھوں مسلمان عورتوں، بچوں کو بے گھر اور بے دخل کرنا اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہے کہ مغرب کا موجودہ اتحاد دہشت گردوں کے نام پر صرف مسلمانوں کے خلاف ہے، مغرب مسلمانوں کے سرحدی املاک پر شب خون مارنے پر بس نہیں کرتا بلکہ ساتھ ساتھ وہ مسلمانوں کے نظریاتی سرحدات کو بھی اپنے حملوں کا نشانہ بناتے رہتے ہیں اور یہ محض کوئی الزام نہیں کہ ہم اسے مغرب پر لگائیں بلکہ یہ حقیقت ہے جس کے بہت سے شواہد تاریخ کا حصہ بنتے جارہے ہیں۔ ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک کی طرف سے مسلمانوں کے عظیم پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کو عام اخبارات میں شائع کرنا اور عیسائی روحانی پیشوا بینی ڈکٹ پوپ کی طرف نبی کریم اور اسلام کے بارے میں ہرزہ سرائی کرنا ایسے واقعات ہیں جس کے مناظر میں پورا یورپ اسلام کے خلاف نظریاتی طور پر مدمقابل نظر آرہا ہے۔ مغرب کے

کردار میں نائن الیون کے بعد اسلام کے خلاف حیران کن طور پر متشددانہ عنصر ابھر رہا ہے۔ مغرب چاہتا ہے کہ دنیا پر حکمرانی کے لئے عیسائیت کو سامنے لاکر اسلام سے خلافتِ راشدہ اور اس کے بعد طویل مدت تک مسلمانوں کی طویل حکمرانی کرنے کا بدلہ لیا جائے۔ دنیا بھر میں جاری کشمکش اور آئے روز مسلمانوں کو تیغ ستم بنانے کا مقصد صرف یہی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو مغلوب کیا جائے اور اسلام کے خلاف دنیا بھر میں نفرت کی فضا پیدا کی جائے۔ اگر تعصب کی عینک اتار کر دیکھا جائے تو مغرب مسلمانوں کے خلاف نظریاتی وسرحداتی دونوں محاذوں پر ناکام ہوتے جارہے ہیں اور ہر آنے والا دن ان کے لئے سوائے ندامت وشرمندگی کے کچھ نہیں لاتا۔ افغانستان اور عراق میں ان کا شدت پسند پالیسی ناکام ہو چکی ہے۔ مسلمانوں کی ریاستوں میں عیسائی حکمرانی قائم کرنے کا خواب دیکھنے والے اب انہی ممالک سے بھاگنے کی راہ تلاش کررہے ہیں جب کہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے کروڑوں ڈالر مختص کرنے والی این جی اوز کے اوسان خطا ہو گئے ہیں کیونکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ عیسائیت کے فروغ کے لئے کروڑوں ڈالر صَرف کرنے کے باوجود کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوئی جب کہ اس کے برعکس اسلام مغرب سمیت دنیا بھر میں تمام تر پروپیگنڈوں کا شکار ہونے کے باوجود پھیلتا جارہا ہے۔ لندن سے جاری ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں یومیہ پانچ سو سے زائد افراد اسلام قبول کررہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق نائن الیون کے بعد امریکہ دیگر مغربی ممالک میں ہر روز تقریباً پانچ سو سے زائد افراد اسلام قبول کررہے ہیں اور اسلام قبول کرنے والوں میں زیادہ تعداد خواتین کی ہے۔ دنیا بھر کے مغرب نواز میڈیا اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور اسلام کو تشدد والا مذہب بنانے کے لئے لاکھ کوششیں کیں مگر اس کے باوجود اسلام بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ یورپی ممالک اور امریکہ کے عوام پروپیگنڈہ کی وجہ سے اسلام کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں جس کی بدولت ان افراد کی اصلاح ہوتی جارہی ہے اور وہ حیران کن طور پر اپنے مذہب کو خیر باد کہہ کر مشرف بہ اسلام ہورہے ہیں۔ نومسلم خواتین کے مطابق اسلام میں خواتین کے لئے مضبوط تحفظ موجود ہے جو دیگر کسی بھی مذہب میں نہیں۔ لندن سے جاری ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں مقیم مسلم تنظیموں کے تحت قائم شرعی عدالتوں کی طرف اب برطانوی غیر مسلم عوام کا رجحان بھی بڑھتا جارہا ہے جو اسلامی تعلیمات کے آفاقیت اور حقانیت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ برطانیہ میں اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والے برطانوی شہریوں کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ برطانوی سرکاری عدالتوں کے بجائے برطانیہ میں قائم مسلم تنظیموں کے تحت چلنے والے غیر سرکاری شرعی عدالتوں میں اپنے مسائل پیش کرسکیں جب کہ ان شرعی عدالتوں کی سنائی گئی سزاؤں کو برطانیہ سرکاری عہدیدار تسلیم بھی کرتے ہیں، اگرچہ شرعی عدالتوں کو اب تک کوئی قانونی حیثیت حاصل نہیں، لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ برطانوی غیر مسلم عوام بھی اب اپنے مسائل کے حقیقت پر مبنی حل کے لئے ان شرعی عدالتوں کا رخ کررہے ہیں اور حیران کن طور پر برطانوی عوام کے اس رجحان میں اضافہ بھی ہورہا ہے۔ برطانیہ میں موجود شرعی عدالتوں میں برطانوی

عوام کے بڑھتے ہوئے رجحان پر برطانیہ کی کوئن میری یونیورسٹی آف لندن کے ایک سینئیر لیکچرار نے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ، شرعی عدالتوں میں برطانوی سرکاری عدالتوں کی بہ نسبت مقدمات کی سماعت جلد ہوتی ہے اور سزاؤں پر عمل بھی کروایا جاتا ہے۔ اسی طرح حجاز کالج اسلامک یونیورسٹی واروک کے پرنسپل بیرسٹر فضل الخطاب الصدیقی نے بھی کہا ہے کہ برطانیہ میں شرعی عدالتوں کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے اور آئندہ دس برسوں میں برطانیہ میں شرعی عدالتوں کا ایک بڑا نیٹ ورک قائم ہو جائے گا۔ مغرب میں اسلام اور اسلامی قوانین کی طرف عوام کی بڑھتی ہوئی رجحان کی تناظر میں یہ بات ایک حقیقت ہے کہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام اب دم توڑ رہا ہے اور مغربی عوام اسلام کے خلاف اس پروپیگنڈے کو مسترد کرتے ہوئے اسلام کے محبت و بھائی چارے، مساوات وانکساری اور معتدلانہ تعلیمات کے سامنے سرِخم تسلیم کر رہے ہیں اور فطری طور پر وہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں جو اسلام کی حقانیت کا بین ثبوت ہے۔

15 جنوری 2007ء کے ''ڈیلی مشرق'' کے مطابق جرمنی میں بھی اسلام کے پھیلنے میں ناقابل یقین حد تک اضافہ ہو گیا ہے۔ جرمن کے خبر رساں ذرائع نے وزارت داخلہ کی طرف سے منعقدہ کئے جانے والے سروے کے حوالے سے بتایا کہ جرمنی کی عیسائی کمیونٹی میں اسلام قبول کرنے کی شرح میں ناقابل یقین حد تک تیزی آئی ہے۔ سروے کے مطابق جولائی 2004ء سے جون 2005ء تک چار ہزار افراد نے اسلام قبول کیا ہے جو کہ اس سے قبل اتنے عرصے میں اسلام قبول کرنے والے افراد کی تعداد سے چار گنا زیادہ ہے۔ جرمن اسلام کے تھنک ٹینک سلیم عبداللہ نے ملکی خبر رساں ادارے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسلام قبول کرنے والوں میں زیادہ تعداد خواتین اور اعلیٰ پڑھے لکھے افراد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی قبولیت کی شرح میں اضافے کی بنیادی وجہ عیسائیوں کے اپنے عقائد پر شکوک ہیں۔ ایک جرمن خاتون سوشیالوجسٹ مونیکا رلرب کے مطابق جرمنی کے عیسائیوں میں اسلام کی قبولیت کی وجہ اس مذہب یعنی اسلام کی حقیقی متبادل نظام زندگی ہے۔ ☆☆......☆☆

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اور تواضع

☆لوگوں کے اندر پاؤں پھیلا کر کبھی نہ بیٹھتے۔ ☆اپنی تعظیم کے لئے مسلمانوں کو کھڑے ہونے سے روکا کرتے۔ ☆دست مبارک کو کوئی پکڑ لیتا تو آپ اس سے کبھی نہ چھڑاتے۔ ☆کسی کی بات نہ کاٹتے۔ ☆سوار ہو کر پیدل کو ساتھ نہ لیتے یا واپس کر دیتے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: ''ایک دن نبیؐ خچر پر بلا پالان کے سوار تھے۔ میں مل گیا، فرمایا سوار ہو جاؤ۔ آنحضورؐ کو پکڑ کر چڑھنے لگا، آپ تو نہ چڑھ سکا۔ ہاں حضورؐ کو گرا دیا۔ آنحضرت نے سوار ہو کر دوبارہ فرمایا: میں پھر نہ چڑھ سکا اور حضور کو گرا دیا۔ تیسری بار آنحضرت نے سوار ہو کر فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ میں نے کہا: ''مجھ سے تو چڑھا نہیں جاتا۔ حضور کو کہاں تک گراؤں گا''۔

(رحمۃ للعالمین، قاضی سید سلیمان منصور پوری: ۱/۲۳)